

فیض عالم



فیض ملت، شمس المصنفین، اُستاذ العرب والعجم، مفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ ابوالصالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء الرسول اویسی

حضرت علامہ مفتی محمد فیاض احمد اویسی

حضور مفسر اعظم پاکستان فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم یادگار جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور

جہاں سے گزشتہ نصف صدی سے عشق رسول ﷺ کی خیرات تقسیم ہو رہی ہے جامعہ میں اسلامیہ، عربیہ قدیم و جدید علوم پڑھائے جا رہے ہیں۔ طلباء کو نماز باجماعت کے ساتھ ذکر و اذکار کی پابندی کرائی جاتی ہے۔ طالبات کے لیے شعبہ ناظرہ حفظ، تجوید و درس نظامی کا علیحدہ باپردہ کلاس روم کا انتظام ہے۔

ادارہ کے ملحق اہلسنت کی عظیم جامع سیرانی مسجد ہے جس کی تعمیر نو تین منزلیں مکمل ہوئیں جہاں ہزاروں نمازیوں کے لئے باجماعت نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔ جبکہ گنبد خضریٰ شریف کی نسبت سے مسجد شریف کا گنبد جگمگ کر کے اہل ایمان کو یاد دینے کا خوبصورت منظر پیش کر رہا ہے۔ آپ کے ادارہ کے فضلاء دنیا کے بیشتر ممالک میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں ادارہ کا ماہانہ خرچہ لاکھوں روپے ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ اپنے صدقات، خیرات و عطیات، زکوٰۃ میں سے جامعہ میں زیر تعلیم مستحق طلباء کے لیے ضرور حصہ نکال کر اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب کریم ﷺ کی خوشنودی حاصل کریں۔

عطیات آن لائن بھیجنے کی صورت میں بنام جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور مسلم کرسٹل بینک عید گاہ براج بہاولپور اکاؤنٹ نمبر یہ ہے 2-1328-02-01-1136 ناظم اعلیٰ جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد محکم الدین سیرانی روڈ بہاولپور

ماہنامہ ”فیض عالم“ کی اشاعت کے 22 سال مکمل ہوئے

آپ کے رسالہ ”ماہنامہ“ فیض عالم“ بہاولپور نے اپنی اشاعت کے بائیس سال پورے کئے۔ ذیقعد ۱۴۰۹ھ مطابق جون ۱۹۸۹ء کو پہلا شمارہ شائع ہوا حضور مفسر اعظم پاکستان فیض مجسم فیض ملت قدس سرہ کی سرپرستی میں شائع ہونے والے یہ رسالہ اہلسنت کے گلستان صحافت میں خوبصورت پھول بن کر سامنے آیا۔ علماء و مشائخ کرام نے بہت ہی خوشی کا اظہار فرمایا اہلسنت کے جرائد و رسائل میں اس کی اشاعت پر شاندار تبصرہ شائع ہوئے۔ مسلک حق اہلسنت کا درد رکھنے والے احباب نے اس کی اشاعت کو بڑھانے کے لیے خوب تعاون فرمایا جو تاحال جاری ہے۔ فیض عالم کے ذریعے حضور مفسر اعظم پاکستان قدس سرہ کے جو علمی، تحقیقی مسودہ جات جو کئی سال سے اشاعت کے منتظر تھے وہ قسطوار شائع ہوئے۔ دنیا کے اشاعتی اداروں نے فیض عالم کی اپیل پر (برائے دعوت اشاعت) میدان عمل میں آئے۔ حضور فیض ملت علیہ الرحمۃ کے چار ہزار سے زائد علمی جواہر پاروں میں سے دو ہزار دوسو (تقریباً) مختلف موضوعات پر ضخیم کتب و رسائل علماء و مشائخ کرام اور عوام و خواص کے زیر مطالعہ آئے یہ اشاعتی سلسلہ جاری ہے۔

آئیے آگے بڑھئے حضور فیض مجسم نور اللہ مرقدہ کے جاری کردہ اس رسالہ کے معاونت فرمائیں تاکہ دینی، اسلامی اشاعت زیادہ سے زیادہ ہو۔ جن احباب کو چندہ ختم ہونے کی اطلاع دی جائے وہ فوراً اپنا چندہ ارسال کریں بلکہ ممبران میں اضافہ کریں۔

شب معراج مجرموں کے عبرتناک مناظر

افاضات: حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد ایسی رضوی قدس سرہ العزیز عذاب جہنم کے مناظر ﴿نبی کریم ﷺ﴾ کا گزر دوزخ کے قریب سے ہوا آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دوزخ کی ایک جھلک دیکھنے کی فرمائش کی جو کہ پوری کر دی گئی۔

خیانت کرنے والے ﴿آپ ﷺ﴾ نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے ہونٹ اونٹ کی طرح ہیں۔ وہ بار بار آگ کے گولے اپنے منہ میں ڈالتے ہیں جو کہ ان کی پشت سے خارج ہوتے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو امانت میں خیانت کیا کرتے تھے۔

سود خور کا برا حال ﴿آپ ﷺ﴾ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کے پیٹ بہت بڑے اور پھولے ہوئے ہیں اور اونٹ اُٹکوپاؤں سے روند رہے تھے۔ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ لوگ سود خور تھے۔

سود خور کچھ ایسے بھی تھے ﴿آپ ﷺ﴾ کا گزر ہوا ایسے لوگوں پر جن کے پیٹ سوج کر کوٹھے کی طرح ہو گئے تھے۔ ان کے چہرے پیلے ہو گئے تھے۔ ان کی گردنوں میں طوق، ہاتھوں میں زنجیر، پاؤں میں بیڑیاں تھیں۔ جب وہ کھڑے ہونا چاہتے تو سوجے ہوئے پیٹ کی وجہ سے دوبارہ گر جاتے۔ آپ ﷺ کے پوچھنے پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی کہ یہ لوگ وہ ہیں جو سود کھاتے تھے۔

زانی غذاب میں مبتلا ﴿آپ ﷺ﴾ نے کچھ لوگوں کو دیکھا جن کے سامنے تازہ اور لذیذ کھانا رکھا تھا اور قریب ہی گندہ اور بدبودار سڑا ہوا کھانا بھی رکھا تھا۔ یہ لوگ اچھا کھانا چھوڑ کر سڑا ہوا کھانا کھا رہے تھے۔ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی منکوحہ بیویوں کو چھوڑ کر دوسری عورتوں کے ساتھ حرام کاری کیا کرتے تھے۔

آپ ﷺ نے دیکھا کہ کچھ عورتوں کو ان کی چھاتیوں سے لٹکایا گیا تھا۔ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ ان عورتوں نے اپنے شوہروں سے خیانت کی تھی۔

نماز میں مستی کرنے کا عذاب ﴿ آپ ﷺ نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے سر پتھر سے پھوڑے جاتے ہیں اور جب وہ کچلے جا چکے تو پھر سابقہ حالت میں آ جاتے ہیں۔ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو فرض نماز میں سستی کرتے تھے اور اس کو اپنے وقت پر ادا نہیں کرتے تھے اور رکوع و سجود بھی پورا نہیں کرتے تھے۔

غیبت کرنے والے ﴿ آپ ﷺ کا گزر ہوا ایسے لوگوں پر جن کو مردار جانوروں کا ٹکڑا کھلایا جاتا آپ ﷺ کے دریافت کرنے پر عرض کی گئی کہ یہ لوگ چغل خوری کرتے تھے اور اپنے دوسرے بھائیوں کا گلا کرتے تھے۔

شراب نوش ﴿ آپ ﷺ کا گزر ہوا ایسے لوگوں پر جن کے چہرے کالے اور آنکھیں نیلی تھیں۔ ان کا نچلا ہونٹ پاؤں پر لٹکتا تھا۔ اور اوپر کا ہونٹ سر کے اوپر جاتا تھا۔ دوزخ کی آگ کا زرد پانی آگ کے پیالوں میں پلایا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ پیپ اور خون ان کے منہ سے ٹپکتا۔ وہ گدھے کی طرح ریگلتے اور چلاتے تھے۔ آپ کے دریافت کرنے پر عرض کی گئی کہ یہ لوگ شراب پیا کرتے تھے۔

جھوٹے گواہ ﴿ آپ ﷺ کا گزر ہوا ایسے لوگوں پر جن کی زبانیں گدی سے نکالی گئی تھیں اور انکی شکلیں مسخ ہو کر خنزیر جیسی بن گئی تھیں۔ سر سے پاؤں تک عذاب میں گرفتار تھے۔ آپ ﷺ کے دریافت کرنے پر عرض کی گئی کہ یہ وہ لوگ ہیں جو جھوٹی گواہی دیتے تھے۔

قاتلِ ناحق ﴿ پھر آپ ﷺ کا گزر ہوا ایسے لوگوں پر جن کو فرشتے آگ کی چھریوں سے ذبح کر رہے تھے اور ان کے گلے سے کالا خون بہتا تھا۔ وہ پھر زندہ ہوتے اور اسی طرح دوبارہ فرشتے انھیں ذبح کرتے۔ آپ ﷺ کے دریافت کرنے پر عرض کی گئی کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا ناحق قتل کرتے تھے۔ (خود کش حملہ کرنے والے بھی اسی زمرے میں آتے ہیں) خاوند کی نافرمان بیویاں ﴿ آپ ﷺ کا گزر ہوا ایسی عورتوں پر جن کے منہ کالے اور آنکھیں نیلی تھیں۔ آگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ فرشتے ان کو آگ کے گرز مارتے وہ گدھوں اور کتوں کی طرح چلاتی ہیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی کہ یہ اپنے خاوند کی نافرمان تھیں۔

والدین کے نافرمان ﴿ پھر آپ ﷺ کا گزر ہوا ایسے لوگوں پر جو آگ کے جنگل میں قید تھے۔ آگ ان کو جلاتی وہ پھر درست ہو جاتے اور اسی وقت آگ انہیں دوبارہ جلاتی اور یہ سلسلہ جاری رہتا۔ بتایا گیا یہ لوگ اپنے ماں باپ کے نافرمان تھے۔

دغا باز اور منافق ﴿ آپ ﷺ کا گزر ہوا ایسی قوم پر ہوا جو ہوا میں لٹکے ہوئے تھے ان کی آنکھ، کان، ناک سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے۔ ان میں سے ہر اک پر دو دو فرشتے مقرر تھے جن کے ہاتھوں میں آگ کے گرز تھے اور ہر گرز کی ستر شاخیں تھیں اگر ایک شاخ کسی پہاڑ پر پڑے تو اسے بھی ریزہ ریزہ کر دے۔ وہ دو فرشتے اس گرز سے اس کو سزا دیتے بتایا گیا کہ یہ دغا باز اور منافق لوگوں کی سزا تھی۔

بے ہودہ گانے والے ﴿ آپ ﷺ کا گزر ہوا ایسی قوم پر ہوا جن کی آنکھیں نیلی اور منہ کالے تھے اور تیل کے کپڑے پہنے ہوئے تھے فرشتے ان کو آتش گرز مارتے اور حضرت جبریل امین علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ وہ لوگ تھے جو بے ہودہ گانے والے تھے۔

زکوٰۃ نہ دینے والے ﴿ آپ ﷺ نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جن کی شرم گاہ کے آگے پیچھے چیتھڑے لپٹے ہوئے ہیں اور وہ مویشی کی طرح چر رہے ہیں اور (زقوم) دوزخ کے پتھر کھا رہے ہیں۔ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے فقیروں اور مسکینوں پر رحم نہیں کرتے۔

سوال: اس وقت نماز فرض ہی نہیں ہوئی تھی اور نہ زکوٰۃ تو پھر اسکی کوتاہی پر عذاب کیسے ہو سکتا ہے؟

جواب: تو اس کا جواب یہ ہے کہ شاید پہلی امت کے لوگ ہوں یا آپ کی امت کے لوگ ہوں لیکن آپ کو آنے والے حالات کا انکشاف ہو گیا یا ہر دو طرح کے لوگ ہوں اور کسی امت کی تخصیص نہ ہو۔

قائد: علاوہ ازیں دیگر کشفی واقعات میں بھی یہی احتمالات ہونگے جو نگاہِ نبوت کی شان ہے جس طرح ہمارے عینی مشاہدہ کے سامنے کثیف چیزیں مثلاً دیوار وغیرہ کے عذاب ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح زمانہ ماضی و استقبال کے واقعات دیکھنے کیلئے زمانہ حال آڑے ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ہماری نگاہ ان واقعات کو نہیں دیکھ سکتی مگر جب اللہ تبارک و تعالیٰ کسی نبی علیہ السلام کو یہ طاقت بخشے کہ زمانہ حال آگے آڑے نہ بنے تو یہ محال نہیں۔ بلکہ قدرتِ الہی کے لئے یہ امر ممکن ہے اور نہ ہی مشکل۔

فائدہ: ایسی بات جس کا خرقِ عادت کے طور پر شہود ہو جائے اس کا کشف یا مکاشفہ کہتے ہیں اور خدا کی توفیق سے اولیاء اللہ کو یہ کشف حاصل ہوتا ہے اور یہی ان کی کرامت ہے جس طرح نبی علیہ السلام کے لئے یہ کشف معجزہ ہوتا ہے۔

یتیموں کا حق کھانے والے ﴿ آپ ﷺ کا گزر ایک اور قوم پر ہوا جن کے ہونٹ اونٹوں کی طرح تھے اور وہ آگ کی چنگاری کھا رہے تھے اور وہ چنگاریاں ان کے پیٹ کو جلاتے ہوئے نیچے سے نکل جاتی اور اسی طرح یہ سلسلہ جاری ہے۔ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کے مال ناحق کھاتے۔

حدیث شریف میں آجال کا لفظ استعمال ہوا ہے جس سے وہ اشخاص مراد ہیں جو یتیموں کے متولی یا ان کے اموال کے متولی ہو کر ناجائز طور پر ان کا مال کھا جاتے ہیں۔
 تنبیہ! مدارس عربیہ کے منتظمین اور یتیم خانوں کے منتظمین توجہ کریں جو یتیموں کے نام پر چندہ جمع کر کے خرد برد کر جاتے ہیں۔

راہ کے موزق ﴿ایسے لوگوں پر گزر رہا جو شارع عام سولیوں پر لٹکائے جا رہے ہیں آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو راستہ میں بیٹھ کر راہ چلنے والوں کو تکلیف دیتے تھے۔

خوشامدی ﴿آپ ﷺ کا گزرا ایک اور قوم پر ہوا جن کے ہونٹ اور زبانیں آگ کی مقرضوں سے کاٹی جاتی جب وہ اصلی حالت پہ آ جاتی تو فرشتے پھر کاٹ لیتے اور ایک لمحے کی مہلت نہیں دیتے۔ جبرائیل نے عرض کی کہ یہ وہ لوگ ہیں جو بادشاہوں، امراء کی خوشامد کرتے اور ان کے جھوٹ اور بڑی باتوں پر ہاں میں ہاں ملاتے اور ان کو فسق و فجور سے نہیں روکتے۔

حرام خور ﴿حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ میرا ایسی قوم سے گزر رہا جن کے لیے بہترین اور لذیذ گوشت کے دستر خوان بچھے ہوئے لیکن وہ لوگ بد بودار اور گندے گوشت کے خوانچوں سے گوشت کھا رہے ہیں، میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون ہیں؟ انھوں نے عرض کیا یہ وہ لوگ ہیں جو مال حلال کو چھوڑ کر حرام کھاتے تھے۔

نوٹ ﴿مزید سزایافتگان کی تفصیل فقیر کی کتاب ”معراج المصطفیٰ“ میں پڑھیے یا پھر فقیر کی ترجمہ کردہ کتاب الزواجر مصنفہ امام ابن الحجر الملکی رحمۃ اللہ علیہ میں ملاحظہ کریں۔ شائع کردہ ضیاء اکیڈمی (باب المدینہ) کراچی۔

ختم بخاری شریف افتتاح دورہ تفسیر القرآن

مورخہ ۲۲ رجب المرجب مطابق ۲۵ جون بروز ہفتہ دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور میں دورہ حدیث شریف کی تکمیل کرنے والے خوش نصیب فضلاء کرام کو علماء و مشائخ عظام بخاری شریف کی آخری دورہ حدیث مبارکہ پڑھائیں گے۔ جبکہ دورہ تفسیر القرآن کی کلاس کا افتتاح ہوگا اہل محبت کو اس بابرکت تقریب میں شرکت کی دعوت پیش کی جاتی ہے۔ ایسی متبرک تقریبات میں یقیناً بہت سارے مسائل و مشکلات حل ہوتے ہیں۔ (ادارہ)

حضور مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ کی ذاتی ڈائری کے اوراق

علامہ محمد ارشد خاں القادری ایم اے گولڈ میڈلسٹ کے قلم سے

حضور قبلہ فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے ان مقبول بندوں میں سے ہیں جنہوں نے زندگی کے ایک ایک لمحے کو انتہائی قیمتی جواہر کی طرح محفوظ کیا اور انہیں ضائع ہونے سے بچاتے ہوئے اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی رضا و خوشنودی کے لئے انہیں اس طرح استعمال کیا کہ وہ لمحات قابل رشک اور زندہ و جاوید ہو گئے۔

اپنی زبان، قول، فعل اور عمل سے مخلوق خدا کی فلاح اور اصلاح کا کام لیتے رہے آج کی ڈائری کا ورق اپنے دامن میں حسب ذیل تحریر کا حسن سمیٹے ہوئے ہے آج سورج صبح سات بج کر پانچ منٹ پر منصفہ شہود پر جلوہ ریز ہوا اور شام پانچ بج کر پندرہ منٹ پر شام کی تاریکیوں میں ڈوب گیا۔

یہ ۱۳ جنوری بدھ کا دن اور سن ۱۴۱۵ھ جبکہ ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۹۰ء اور پوہ کی ۳۰ ہے۔

حضرت فرماتے ہیں کہ سالانہ جلسہ فتح پور پنجابیاں ضلع رحیم یار خان صبح سویرے والی بس کے ذریعے حاضری ہوئی فتح پور پنجابیاں حافظ شمس الدین اویسی کے مدرسے کا جلسہ ہے سلطان السالکین حضرت خواجہ محمد سلطان بالا دین صاحب اویسی مدظلہ (مسند آراء شاہ پور شریف) کی صدارت میں فضائل علم و عمل کے موضوع پر دو گھنٹے تقریر کی۔ آپ مزید لکھتے ہیں کہ یہ تقریر علیحدہ لکھ کر مسودہ جات میں رکھ دی ہے۔ (رسالہ فضائل علم والعلماء شائع ہو گیا ہے) (ادارہ)

یہ آپ کی صفت محمودہ تھی کہ کوئی عبارت تحریر، تقریر یا کوئی ایسی بات جو علمی و اخلاقی یا مذہبی حوالے سے فائدہ مند ہو اسے محفوظ فرما لیتے یہی وجہ ہے کہ آج دنیا میں عددی لحاظ سے ان کے پائے کا دوسرا مصنف و مؤلف نظر نہیں آتا۔ اللہ مجاہد الکریم نے آپ کو تحریر و تقریر اور تدريس میں بیک وقت مہارت کا ملہ عطا فرما رکھی تھی۔ گفتگو سادہ فرماتے مگر ان کے ایک ایک لفظ سے اخلاص للہیت اور عشق رسول ﷺ کی خوشبو شگفتی، حاضرین جب آپ کی تقریر سن کر اٹھتے تو ایمان و ایقان کے لحاظ سے فرحان و شاداں نظر آتے۔

جدید و قدیم موضوعات پر ان کا قلم تادم حیات چلتا رہا۔ آج ان کے علمی تحقیقی، اصلاحی، تبلیغی و فقہی کام کا ایک ذخیرہ موجود ہے جو اہل دانش علم دوست اور سنجیدہ فکر حضرت کو دعوت عمل دے رہا ہے آپ کی زندگی جہد مسلسل اور عمل پیہم سے عبارت تھی۔ وہ قدوة السالکین بھی تھے اور نسل نو کے رہبر و رہنما بھی ان کا انداز معاشرت اور طرز حیات انتہائی سادہ اور سنت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آئینہ تھی لیکن آپ کے تحریری کارنامے اور قلم کا وہ معیار کہ ہر جدید مسئلہ پر

اس انداز سے کام کیا کہ بڑے بڑے قلم کار اور فن اظہار کے تاجدار ان کی تحقیقی و تدقیقی حیثیت کو تسلیم کرنے لگے۔

☆ آج جمعۃ المبارک کا دن ہے ۱۵ جنوری ہے ۱۹۷۱ء جبکہ ذیقعد کی ۱۷ اور سن ہجری ۱۴۹۰ھ ہے۔

نسبت کی بہاریں ﴿یہ جامع مسجد سیرانی بہاولپور ہے جس کے پس دیوار و در میں ایک بلند قامت روحانی شخصیت حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ (خانقاہ شریف سہ سٹہ بہاولپور) کا نسبتی فیض کا رفر مار ہا ہے کسی منسوب پر اس کی نسبت کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ جو گاہ بہ گاہ مترشح ہوتا رہتا ہے اور مسلک حق اہلسنت تو سراپا نسبتوں میں گھرا ہوا ہے اور یہی نسبتیں قیامت کے دن آڑے وقت کام آئیں گی۔ کسی نے کسی اللہ والے کو وضو کے لئے پانی کا لوٹا بھر دیا ہوگا تو کسی نے کسی ولی اللہ کو نماز کے لئے مصلیٰ بچھا دیا ہوگا۔ یہ بظاہر معمولی سے کام روز محشر بہت بڑی حیثیت و وقعت کے حامل ہوں گے اور بخشش و نجات کا ذریعہ ثابت ہو رہے ہوں گے (انشاء اللہ عزوجل) ایک روایت ملاحظہ فرمائیں جسے پڑھ کر یقیناً آپ کے ایمان کو نورانیت اور تازگی بہم پہنچے گی۔

اہل محشر کی کسمپرسی آہ و بکا اور بے بسی کے درمیان اللہ عزوجل کی طرف سے مختلف اعلانات اور صدائیں بلند ہو رہی ہوں گی۔ دو طرح کے اعلانات ہوں گے بعض میں نجات و فلاح و کامرانی اور جنت کی بشارت ہوگی اور بعض میں ذلت و خواری اور داخلہ جہنم کی روح فرسا خبر ہوگی (الامان والحفیظ) اسی اثناء میں ایک صدائے حیات بخش شور گرے کہ کو چیرتی ہوئی اطراف و اکناف میں پھیل جائے گی۔ این المحمدیون کہ محمد کی نسبت سے نام رکھنے والے کہاں ہیں۔ خوشا! وہ لوگ مجمع محشر سے جدا ہو جائیں آفت زدگان قیامت سے علیحدہ ہوں کہ آج ان سے کوئی محاسبہ نہیں ان سے کوئی مواخذہ نہیں آج کی شدتوں، سختیوں اور مصیبتوں سے ان کے لئے برأت اور آزادی کی نعمت ہے جن کے نام کے ساتھ اسم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نسبت چسپاں ہے اور وہ خوش نصیب لوگ جن کا نام محمد ہے بے حساب جنت میں داخل ہو جائیں۔

یا الہ العلمین آج تو تیری قہاری و جباری کے ظہور کا دن ہے یہ شفقت و عنایت کیسی؟ کہ ان لوگوں میں بد اعمال و بد کردار بھی ہوں گے۔ مستوجب سزا اور نار دوزخ کے حقدار بھی ہوں گے۔ جو بلا حساب و کتاب داخل جنت ہو رہے ہیں تو اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا کہ میں ان کے اعمال و افعال پر نظر کروں یا ان کے نام کی نسبت دیکھوں یہ میری غیرت محبت حبیب کو گوارا نہیں کہ اسم محمد کے حاملین جہنم میں داخل ہوں۔ (اسم محمد ﷺ کے فضائل و برکات کے لیے حضور فیض ملت قدس سرہ کی تصنیف ”شہد سے بیٹھا محمد ﷺ نام“ کا مطالعہ کریں مطبوعہ موجود ہے)

یہ ہے نسبت کی فضیلت و برکت۔ مسجد نبوی شریف (زاد اللہ شرفہا) کا علوم مرتبہ اور مقام احترام حضور پر نور

صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے ہے۔

مسجد الحرام شریف کی عزت و عظمت نسبت کعبہ سے ہے اور کعبہ شریف رفعت و منزلت بیت اللہ کے حوالے سے ہے۔ اسی طرح سیرانی مسجد کی نسبت ایک ولی اجل کے نام نامی سے ہے جس کی برکتوں کا ظہور باعث تعجب نہیں۔

حضور فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں کہ سیرانی مسجد شریف میں تقریر و خطبہ دیا۔ اس تحریر کے عین نیچے داڑھی کی مقدار ایک موٹی سرخی موجود ہے۔ جس کے تحت حسب ذیل مرقوم ہیں

حد شرع سے کم داڑھی والے کی امامت؟

داڑھی منڈانا اور کتر وانا حد شرع سے (ایک مشت) سے کم کرنا دونوں حرام و فسق ہیں۔ اور اس کا فسق علی الاعلان ظاہر ہے کہ ایسوں کے منہ پر جلی قلم سے فاسق لکھا ہوتا ہے اور فاسق معلن کی امامت ممنوع و گناہ ہے۔ فاسق کو افضل الاعمال نماز و مناجات بارگاہ بے نیاز میں اپنا امام بنانا سخت حماقت اور دین میں بے احتیاطی و جرات ہے ایسے کو امام بنانے والے گنہگار ہوں گے مسلمانوں کو چاہیے کہ ہرگز ہرگز اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں اگر ناواقفی میں پڑھ لی تو اعادہ کر لیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد سوم)

جو کام شریعت کے مطابق اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی روشنی میں ہوگا اس کا اجر و ثواب ہے اگر اس میں کسی نے اپنی طرف سے کوئی ترمیم و تنسیخ کر لی تو وہ ثواب کے مستحق نہیں بلکہ عتاب و عذاب کا حقدار ہے داڑھی رکھنا، موئے زیر ناف مونڈنا، بغلوں کے بال اکھیرنا، غسل کرنا، پاکیزگی اور طہارت اختیار کرنا تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا فعل ہے۔ داڑھی رکھنا ایسا عمل ہے جسے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی آخر الزمان ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس تک تمام انبیاء و رسل نے اپنایا اور اس پر مواظبت و مداومت اختیار کی۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چہرہ ضیاء بار پر داڑھی سجائی اس کی آرائش و زیبائش کا اہتمام فرماتے رہے اور تمام مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں خوب پست کرو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اسلاف و بزرگان نے اس سنت پر عمل کیا۔

اور بد قسمتی سے جس طرح دیگر غیر شرعی امور ہماری زندگی کا حصہ بن گئے اسی طرح داڑھی منڈانا، ترشوانا یا ایک مٹھی سے کم رکھنا ہمارے معمولات کا اہم جزو بن گیا اور افسوسناک امر یہ ہے کہ جہاں جبلاء اور بے عمل اس فعل حرام کے مرتکب ہوئے وہاں پڑھے لکھے صاحب علم بلکہ ائمہ و خطباء اور بڑے بڑے آستانوں کے سجادگان اس ارتکابِ جرم کی قباحت سے اپنا دامن نہ بچا سکے کسی کے چہرے پر خشکی داڑھی ہے تو کوئی ایک مشت سے کم رکھنے کا عادی ہے اور بعض تو مطلقاً داڑھی منڈے ہیں جبکہ شرعی اصول کے مطابق ایک مٹھی سے کم کرنا حرام اور علی الاعلان فسق اور سنت رسول سے روگردانی ہے جبکہ

منڈوا دینا حرام اور بد انجام جرم ہے تو ایسے امام کی امامت جس کی داڑھی ایک مٹھی سے کم ہے فرائض سنن، نوافل و تراویح کسی بھی نماز میں مکروہ تحریمی ہے اور اس کی اقتداء میں نماز واجب الاعدادہ ہے اللہ عزوجل ہمیں تمام معاملات میں اتباع سنت نبوی کی دھن اور لگن عطاء فرمائے۔ آمین بحرمۃ سید المرسلین ﷺ (باقی آئندہ)

رجب المرجب کی ہر شب امت مسلمہ کی بخشش اور

اس مہینے کے اہم واقعات

حضور مفسر اعظم پاکستان فیض ملت قدس سرہ اپنی کتاب ”بارہ ماہ کے فضائل“ میں لکھتے ہیں کہ ماہ رجب شریف کی فضیلت کی ایک روایت عرض کر دوں تاکہ ہم اس ماہ کا عقیدت سے استقبال کر سکیں

حضرت مقاتل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ قاف پہاڑ کے پیچھے سفیدی اور ہموار چاندی کی طرح چمکدار زمین ہے جو زمین سے سات گنا زیادہ بڑی ہے اس میں اس قدر بہ کثرت فرشتے ہیں حتیٰ کہ سوئی وہاں گرے تو سوئی کو وہاں گرنے کی جگہ نہ ملے گی کیونکہ فرشتوں سے وہ تمام زمین بھری ہوئی ہے ان فرشتوں کے ہاتھ میں ایک جھنڈا ہے جس پر کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔ رجب کے مہینے کی ہر رات وہ فرشتے پہاڑ کے ارد گرد جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے زاری کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے لیے سلامتی کی دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے رب! حضور ﷺ کی امت پر رحم فرما اور حضور ﷺ کی امت کو عذاب نہ دے۔ پھر روتے ہیں اور تضرع و زاری سے دعا کرتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم کیا چاہتے ہو وہ کہتے ہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ تو حضرت محمد (ﷺ) کی امت کو بخش دے پھر اللہ تعالیٰ ان کو فرماتا ہے کہ میں نے ان کو بخش دیا ہے۔ (مصباح الظلام۔ ج ۱، ص ۱۲)

ماہ رجب میں رونما ہونے والے چند واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔

آغاز طوفان نوح علیہ السلام..... یکم رجب المرجب

معراج نبوی (ﷺ) جو بالاتفاق ۲۷ رجب المرجب بروز دوشنبہ ۱۰ البعث مطابق ۸ مارچ ۶۲۰ء دو سال قبل ہجرت ہوئی۔

فرضیت نماز پنجگانہ شب معراج ۲۷ رجب ۱۰ البعث

وصال حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ۲۷ رجب ۱۵ھ۔

وصال اُسید ابن حفیر انصاری ؒ ۲۷ رجب ۲۰ھ۔

وصال ام المومنین سیدہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ۲۷ رجب ۳۹ھ

وصال ام المومنین حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا ۲۷ رجب ۴۱ھ

وصال حضرت عبداللہ ابن سلام ؒ ۲۷ رجب ۴۳ھ ستمبر ۶۶۳ء

عم الرسول ﷺ حضرت سیدنا عباس ۷ رجب المرجب ۳۲ھ

حضرت سیدنا سلمان فارسی ۱۰ رجب المرجب ۱۰ھ

وصال حضرت زید ابن ثابت ؒ ۲۷ رجب ۴۵ھ ستمبر ۶۶۵ء

وفات حضرت معاویہ ابن خدیج ؒ ۲۷ رجب ۵۲ھ جولائی ۶۷۲ء

حضرت امام موسیٰ کاظم ۲۵ رجب المرجب ۱۸۳ھ

وصال حضرت اسامہ بن زید ؒ ۲۷ رجب ۵۴ھ جون ۶۷۲ء

حضرت سیدنا امیر معاویہ ؒ ۲۷ رجب ۶۰ھ اپریل ۶۸۰ء

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ ؒ ۴ رجب المرجب ۱۵۰ھ

امام شافعی ؒ یکم رجب المرجب ۲۹۸ھ

امام ابو یوسف ؒ ۲۷ رجب المرجب ۱۸۳ھ

حضرت جنید بغدادی ؒ ۲۷ رجب المرجب ۲۹۸ھ

وصال حضرت سلطان الہند خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ ۵ رجب ۶۳۳ھ مارچ ۱۲۳۶ء

حضرت شمس الدین تہریزی ۹ رجب المرجب ۲۴۶ھ

حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی یکم رجب المرجب

سلطان محمود غزنوی کا ملتان پر پہلا حملہ ۵ رجب ۳۹۶ھ مئی ۱۰۰۶ء

وصال سلطان محمود غزنوی رجب المرجب ۴۴۰ھ

وصال صاحب تفسیر مظہری قاضی ثناء اللہ پانی پتی حنفی رحمۃ اللہ علیہ ۲۵ رجب ۱۲۲۵ھ اگست ۱۸۱۰ء

حضرت شاہ نعمت اللہ ولی ۲۵ رجب المرجب ۱۰۲۰ھ

حضرت شاہ برہان باشاہ ۲۶ رجب المرجب ۱۰۷۶ھ

وصال حضرت امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

شاہ ابوالحسین نوری ۱۱ رجب المرجب ۱۳۲۲ھ

حضرت سید دیدار علی شاہ (لاہور) ۲۱ رجب المرجب ۱۳۵۲ھ

حضرت حافظ محمد عبداللہ بھرچونڈی ۲۵ رجب المرجب ۱۳۲۶ھ

حضرت پیر عبدالرحیم بھرچونڈی (سندھ) ۲۹ رجب المرجب ۱۳۹۰ھ

پیدائش حضرت سیدنا خواجہ خوردر رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش حضرت خواجہ نظام الدین بلخی تھانیری رحمۃ اللہ

وفات شیخ غلام نقشبند لکھنؤی رحمۃ اللہ علیہ

سید شاہ محمد علی حسین اشرفی کچھوچھو شریف ۱۰ رجب المرجب

حضرت قبلہ محمد محدث کچھوچھو ۱۶ رجب المرجب ۱۳۱۸ھ

ابوالحسنات سید محمد احمد قادری (لاہور) ۲ رجب المرجب ۱۳۸۰ھ

خطیب اسلام علامہ حافظ محمد شفیع اکاڑوی ۲۱ رجب المرجب ۱۴۰۲ھ

فقہیہ اعظم حضرت علامہ ابوالخیر نور اللہ بصیر پوری

سلطان الواعظین ابوالنور مولانا محمد بشیر کوٹلوی ۱۹ رجب المرجب ۱۴۲۸ھ

سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

سلطان الہند خواجہ غریب نواز کا سالانہ عرس پاک ۵ رجب المرجب کو اجمیر شریف (انڈیا) میں نہایت عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے دنیا بھر سے لاکھوں اہل محبت میرے خواجہ کے عرس شریف کی تقریبات میں شرکت کے لیے اجمیر شریف حاضر ہو کر اپنے دامن مراد بھر کے آتے ہیں اللہ کرے

۔ جانے والوں میں کبھی ہمارا بھی نام آجائے

زیر نظر مضمون قارئین کرام کے ذوق مطالعہ کے لیے میرے سیدی و مولائی قبلہ والد گرامی مفسر اعظم پاکستان علامہ اویسی صاحب نور اللہ مرقدہ کی تصنیف ”بارہ ماہ کے فصائل و مسائل“ سے لیا گیا ہے پڑھ کر یقیناً خواجہ کے اجمیر جانے کی تڑپ پیدا ہوگی۔ (محمد فیاض احمد اویسی مدیر)

حضرت خواجہ سید معین الدین حسن بخاری اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی کا نام حضرت سید غیاث الدین حسن رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ اکثر تاریخ نگار نے آپ کی تاریخ پیدائش ۱۴ رجب المرجب ۵۳ھ پیر شریف میں علاقہ بھستان (سیستان) کے قصبہ بحر میں بتائی ہے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم اور نشوونما خراسان میں ہوئی ۱۴/۱۵ سال کی عمر کو پہنچے تو والد گرامی کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ پھر آپ نے حصول تعلیم کے لیے سمرقند و بخارا کا سفر کیا وہاں حفظ القرآن کی سعادت اور علوم ظاہر سے فراغت حاصل کی۔ معتبر روایات کے مطابق حضرت خواجہ غریب نواز کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کم و بیش ۵ ماہ تک شہنشاہ اولیا محبوب سبحانی الشیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر رہے اور باطنی علوم و معارف کے خزانوں سے مالا مال ہوتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اعلان فرمایا کہ قدمی هذا علی رقبۃ کل ولی اللہ میرا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہے تو اس وقت حضرت خواجہ اجمیر غریب نواز منازل سلوک طے کرنے کے لیے خراسان کے پہاڑوں میں خلوت نشین تھے جوں ہی آپ نے یہ فرمان سنا تو فوراً اپنی گردن جھکا کر عرض کیا بل علی راسی و عینی بلکہ آپ کا قدم میرے سر آنکھوں پر (اس کی مزید تفصیل فقیر کی تصنیف تحقیق الاکابر فی قدم الشیخ عبدالقادر میں ملاحظہ کریں) حضرت خواجہ نے بہت سارے علماء اور صلحاء سے اکتساب فیض کیا۔ بلخصوص اپنے مرشد صادق حضرت الشیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی نگرانی میں باطنی علوم اور سلوک و معرفت کی بہت ساری منزلیں طے کیں۔

روضہ انور سے سلام کا جواب آیا

خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرشد کامل کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت سے نوازے گئے۔ جب محبوب خدا سید الانبیاء آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضر ہوئے تو مواجہہ شریف کے سامنے حضرت عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرید صادق کو فرمایا ”معین الدین بارگاہ رسالت مآب میں سلام عرض کرو“ اس وقت خواجہ غریب نواز کی کیا حالت ہوگی اس عالم شوق و جد میں آپ نے نہایت ہی ادب و احترام سے جالیوں کے سامنے ان الفاظ کے ساتھ سلام عرض کیا الصلوٰۃ والسلام علیک یا سید المرسلین وخاتم النبیین۔ مزار پر انور سے جواب آیا وعلیک السلام یا قطب المشائخ یہ صرف سلام کا جواب ہی نہ تھا اس سارے زمانے کی برکتیں، عظمتیں خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی جھولی ڈال دی گئیں۔ سلام کا جواب سنتے ہی مرشد کامل نے حضرت خواجہ غریب کو درود پاک پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ آپ درود شریف پڑھتے رہے نماز عشاء کے بعد نیند کا غلبہ ہوا آنکھ لگی تو خواب میں آقا کریم روف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی آپ نے فرمایا معین الدین ہم نے تمہیں حکم الہی آج سے سلطان الہند مقرر فرمایا دیا ہے اپنے مرشد سے اجازت لو اور ہندوستان جا کر ہمارے دین کا خوب چرچا کرو۔ آپ نے یہ خواب اپنے مرشد کامل کو عرض کیا انہوں نے وہیں بیٹھے آنکھیں بند کر کے پورے ہندوستان کی سیر کرائی۔ اپنے مرشد کریم سے اجازت لیکر ہندوستان آتے ہوئے آپ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار (لاہور) پر حاضر ہو کر چلہ کشی فرمائی فیض یابی کے بعد یہ مشہور زمانہ شعر کہا۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

ناقصاں را پیر کامل کا ملاں را رہنما

لاہور سے براستہ سامان دہلی اور وہاں اجیر گئے جہاں جہاں سے گذرتے لاکھوں غیر مسلموں کو دامن اسلام سے وابستہ کرتے گئے پیارے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے سرفراز فرماتے گئے۔

تبلیغ اسلام پر ثابت قدم رہے

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ تبلیغ اسلام کا نصب العین لے کر ہندوستان میں تشریف لائے تھے۔ اپنے اس نصب العین کے حصول کی خاطر آپ نے مضبوطی کردار اور جدوجہد کی جو مثال پیش کی وہ لاٹانی ہے۔ آپ کو ہر قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا آپ کے راستے میں بیٹھار رکاوٹیں تھیں کئی طاقتور مخالفوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔ والی اجیر پر تھوڑی راج بھی حضرت خواجہ

غریب نواز رحمہ اللہ کا مخالف تھا۔ کوئی مشکل اور کوئی مخالفت آپ کے سامنے نہ ٹھہر سکی۔ آپ کا ناقابل شکست جذبہ، دقیق نظر بلند تصور، اہنی عزم، پاکیزہ دل اور اعلیٰ روحانی قوت ہر مشکل پر غالب آتی چلی گئی۔ یہ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت ہی تھی جو ان مشکلات پر قادر ہوئی۔ ورنہ اگر کوئی دوسرا ان کی جگہ ہوتا تو ہمت ہار دیتا۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے سب بڑی مشکل زبان کی صورت میں موجود تھی آپ کی زبان فارسی تھی لیکن وہ اس سے پریشان نہیں ہوئے۔ ہندوؤں کے ساتھ ربط و میل جول نے ایک نئی بولی کو جنم دیا جو بعد ازاں ایک زبان کے درجہ تک جا پہنچی۔ یہ زبان اردو تھی ان معنوں میں حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اردو زبان کے بانی قرار دیئے جاسکتے ہیں۔

حضرت سلطان الہند خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے تقریباً نوے (۹۰) لاکھوں غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہوئے آج انہیں کی نسلیں برصغیر میں سچے دین اسلام کے دامن سے وابستہ ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت خواجہ غریب نواز سلطان الہند نہایت بلند مرتبت روحانی شخصیت ہیں۔ آپ کی ذاتِ بابرکات کی شہرت نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا بھر میں بھی ہے۔ ہمالیہ کی دوسری طرف چین و جاپان، سمندر پار انڈونیشیا، ملائیشیا اور یورپ تک میں آپ کے لطف و کرم اور عنایت کا چرچا ہے۔ ہر رنگ و نسل، مذہب اور ملک کے لوگوں میں آپ کے نام لیواں کی تعداد ہزاروں میں موجود ہے۔

مصدقہ روایات کے مطابق آپ کا وصال باکمال ۵ رجب شریف ۱۰۳۳ھ مارچ ۱۶۲۶ء کو اجمیر شریف ہندوستان میں ہوا۔

عقیدت گزار مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی

شاتمین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عبرت ناک انجام

از: سید زاہد حسین نعیمی راولا کوٹ

قرآن حکیم وحدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جس کسی نے بھی اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی وہ اس عبرت ناک سزا سے دوچار ہوا کہ رہتی دنیا تک لوگ یاد رکھیں گے۔ زیر بحث مضمون میں ایسے شاتمین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نشاندہی مقصود ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی اور یوں وہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے نہ بچ سکے اور عبرت ناک سزا سے دوچار ہوئے اور یوں جہنم کا ایندھن بن گئے۔

ابولہب: ابولہب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا تھا۔ خونی اور خاندانی تعلقات کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوسی تھا۔ دونوں مکانوں میں صرف ایک دیوار حائل تھی۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی اور عائلی ایسے حالات کو بھی جانتا تھا جن سے عموماً دوسرے لوگ واقف نہیں ہوتے۔ ایسی پاکیزہ زندگی ایسی من موہنی سیرت، ایسے بے داغ کردار کا مشاہدہ وہ شب و روز کرتا اور پھر بھی اس مرقع زیبائی اور رعنائی پر کچھڑا اچھالنے سے باز نہ آتا تھا۔ پھر جس شدت سے وہ اپنی عداوت کا مظاہرہ کرتا اس کی نظیر مشکل سے ہی ملے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر میں مصروف عبادت ہوتے تو وہ مردہ جانوروں کے بدبودار گلی سڑی آنتیں اٹھا کر لاتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پھینک دیتا۔ گھر کے آگن میں کوڑا کرکٹ ڈالنا اور جہاں ہنڈیاں پک رہی ہوتی، وہاں غلاظت پھینکنا اس کا روزمرہ کا معمول تھا۔ ابولہب نے ہاشمی ہوتے ہوئے بھی شعب ابی طالب میں محصور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیکاٹ میں کفار مکہ کا ساتھ دیا۔ دین اسلام اور رسول اسلام سے اس کا بغض و عناد اتنا شدید تھا کہ ہر وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لگا رہتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرتا۔ عداوت و مخالفت میں اس کا بڑا نمایاں کردار تھا جو ایک انفرادی حیثیت کا مالک تھا۔ اسی لئے قرآن کریم میں اس کا نام لیکر لعنت کی۔

سورۃ (اہب) کے مطالعہ سے اس امر کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں معمولی سی گستاخی سے جہنم قدرت پر کس طرح شکن پڑ جاتے ہیں۔ غضب خداوندی کے شعلے کس طرح بھڑکنے لگتے ہیں۔ اس بد نصیب نے ایک انگلی اٹھا کر اشارہ کیا اور نازیبا الفاظ کہے۔ اس کے جواب میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اسی حلم اور عفو و درگزر کا ثبوت دیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شایان شان تھا۔ لیکن غیرت خداوندی جوش میں آگئی اور تبت ید ابی الہب فرما کر ہر بے ادب اور ہر گستاخ کو صاف صاف تباہ کیا کہ اگر تم سے کوئی ایسا لفظ یا فعل صادر ہوا جس سے میرے حبیب کی شان میں بے ادبی کا کوئی

پہلو نکلے تو یاد رکھو غضب الہی کی بجلی کو نہ دے گی اور تمہیں جلا کر خاکستر کر دے گی۔ (ضیاء القرآن جلد پنجم)
پیر محمد کرم شاہ الازہری لکھتے ہیں

ابولہب جو حضور ﷺ کا چچا تھا اس نے انگلی اٹھا کر اشارہ کیا اور گستاخی کرتے ہوئے بولا تَبَالُکَ..... اللہ تعالیٰ کو اس گستاخ کی گستاخی اپنے حبیب کریم ﷺ کے بارے میں سخت ناگوار گزری اور انتہائی غضب اور ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں..... وہ تباہ و برباد ہو گیا، وہ ٹوٹ پھوٹ کر رہ گیا۔ اس کا جسم ریزہ ریزہ کر دیا گیا اور جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا اسے پورا ہونے میں زیادہ دیر نہ لگی۔ اس کے جسم پر ایک زہریلا چھال نمودار ہوا جو چند دنوں میں اس کے جسم پر پھیل گیا۔ ہر جگہ سے بدبودار پیپ بہنے لگی۔ گوشت گل گل کر گرنے لگا۔ اس کے بیٹوں نے جب دیکھا کہ اسے ایک متعدی بیماری لگ گئی ہے تو انہوں نے اس کو گھر سے باہر نکال دیا اور تڑپتے تڑپتے اس نے جان دے دی۔ کوئی بھی اس کی لاش ٹھکانے لگانے کے لئے اس کے قریب نہ گیا۔ تین دن تک اس کی لاش پڑی رہی جب اس کے تعفن اور بدبو سے لوگ تنگ آ گئے اور اس کے بیٹوں کو لعنت ملامت شروع کی، تب انہوں نے چند حبشی غلاموں کو اس کی لاش ٹھکانے لگانے پر مقرر کیا۔ انہوں نے ایک گڑھا کھودا اور لکڑیوں سے اس کی لاش کو دھکیل کر اس گڑھے میں پھینک دیا اور اوپر سے مٹی ڈال دی۔ اتنے بڑے قوم کے سردار اور مکہ کے چوٹی کے چار رئیسوں میں سے ایک رئیس کا یہ حشر اللہ تعالیٰ کے غضب ہی کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ اولاد اپنے باپ کو یوں کسمپرسی کے عالم میں گلتے سڑتے نہیں دیکھ سکتی لیکن جب اللہ تعالیٰ کا غضب آتا ہے تو اولاد کے دل میں محبت یا ظاہر داری کے جذبات بھی ختم ہو جاتے ہیں اور اس کا وہی حشر ہوتا ہے جو اس گستاخ بارگاہ نبوت کا ہوا۔ (ضیاء القرآن جلد پنجم صفحہ 706)

حضرت علامہ شیخ اسماعیل حق لکھتے ہیں:

اس کے لئے گڑھا نہ کھودا گیا بلکہ دیوار کے ساتھ سہارا دے کر بیٹھا دیا، پھر دیوار کے پیچھے سے پتھر پھینکے یہاں تک کہ پتھروں سے چھپا دیا۔ (روح البیان اردو۔ پارہ 30 صفحہ 612)
نبی کریم ﷺ کے گستاخ کا کتنا عبرتناک انجام ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ لہب میں یہ بھی فرمایا کہ نہ تو اس کی اولاد اس کے کام آئی اور نہ ہی دولت اس کو اس عبرتناک انجام سے بچا سکی۔ شامین رسول ﷺ کے لئے ابولہب کا انجام آنکھیں کھولنے کے لئے کافی تھا، لیکن جس کی قسمت میں بدبختی ہو وہ کیا عبرت حاصل کرے گا۔

بدبخت پڑوسی

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ جو گروہ گھر کے اندر رسول اللہ ﷺ کو اذیت دیا کرتا تھا یہ تھا ابولہب۔ حکم بن ابی العاص بن

امیہ، عقبہ بن ابی معیط، عدی بن حمر الثقفی، ابن الاصد، ہذلی یہ سب آپ کے پڑوسی تھے اور ان سب میں حکم بن ابی العاص کے علاوہ کوئی بھی مسلمان نہ ہوا۔ ان کے ستانے کا طریقہ یہ تھا کہ جب آپ نماز پڑھتے تو کوئی بکری کا بچہ دانی اس طرح لٹکا کر پھینکتا کہ وہ ٹھیک آپ ﷺ کے اوپر گرتی۔ چولہے پر ہانڈی چڑھائی جاتی تو بچہ دانی اس طرح پھینکتے کہ سیدھے ہانڈی میں جا گرتی۔ آپ ﷺ نے مجبور ہو کر گھر وندا بنا لیا تھا تا کہ نماز پڑھتے ہوئے ان سے بچ سکیں..... عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور ابو جہل اور اس کے رفقاء بیٹھے ہوئے تھے کہ بعض نے بعض سے کہا کون ہے؟ بنی فلاں کے جواوٹ کی اوجھڑی ہے اور جب محمد ﷺ سجدہ کریں تو ان کی پیٹھ پر ڈال دے اس پر قوم کا بد بخت ترین آدمی..... عقبہ بن ابی معیط..... اٹھا اور انتظار کرنے لگا۔ جب نبی ﷺ سجدہ میں تشریف لے گئے تو اُسے آپ ﷺ کی پیٹھ پر دونوں کندھوں کے درمیان ڈال دیا۔ میں سارا ماجرا دیکھ رہا تھا، مگر کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ کاش میرے اندر بچانے کی طاقت ہوتی۔

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد وہ ہنسی کے مارے ایک دوسرے پر گرنے لگے اور رسول اللہ ﷺ سجدہ سے ہی میں پڑے رہے، سر نہ اٹھایا، یہاں تک کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ کی پیٹھ سے اوجھڑی ہٹا کر پھینکی تب آپ نے سراٹھایا۔ پھر تین بار فرمایا

اللہم علیک بقریش۔ (اے اللہ تو قریش کو پکڑ لے)

دعا کی تو ان پر بہت گراں گزری۔ وہ جانتے تھے کہ مکہ میں دعا قبول ہوتی ہے..... اس کے بعد آپ نے نام لے لے کر یہ دعا کی اے اللہ! ابو جہل کو پکڑ لے اور عقبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عقبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط کو پکڑ لے۔ انہوں نے ساتویں کا بھی نام گنایا لیکن یاد نہ رہا۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نے دیکھا کہ جن لوگوں کے نام رسول اللہ ﷺ نے گن گن کر لئے تھے، سب کے سب بدر کے کنوئیں میں مقتول پڑے ہوئے تھے.....

(صحیح بخاری جلد اول صفحہ 173 مترجم حدیث 236 از ابو عبد اللہ امام بخاری، الخصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ 397 از حضرت عبدالرحمن جلال الدین سیوطی، رحمۃ العالمین جلد اول صفحہ 56 از قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری)

حضرت مفتی شریف الحق امجدی لکھتے ہیں

یہ ساتواں جس کا نام راوی یاد نہ رکھ سکے عمارہ بن ولید بن مغیرہ ہے۔ یہ بدر میں نہیں مارا گیا بلکہ حبشہ گیا وہاں ایک عورت سے چھیڑ خانی کی اس کی سزا میں نجاشی نے ایک ساحر کو حکم دیا کہ اس کے احلیل میں منتر پھونک دے۔ اس نے ایسا

ہی کیا جس کے اثر سے وحشی ہو گیا اور چوپا پوں کے ساتھ رہنے لگا تھا۔ حضرت فاروق اعظم ؓ کی خلافت میں مرا۔

اسی طرح عقبہ بن ابی معیط بھی میدان جنگ میں نہیں مارا گیا اور نہ قلیب بدر میں ڈالا گیا۔ یہ بدر میں گرفتار ہوا اور مدینہ طیبہ واپس ہوتے ہوئے روحا کے قریب حضور اقدس ﷺ نے اس دنیا کے سب سے بڑے بد بخت کا سر قلم کیا۔ عرق الطیبہ میں قتل کیا گیا۔ مدینہ طیبہ سے تین میل پہلے بقیہ پانچ میدان بدر میں مارے گئے۔ ان میں چار کی لاشیں قلیب بدر میں ڈالی گئیں۔ امیہ بن خلف مارا تو یہیں گیا مگر جب اس کو گھسیٹنے لگے کہ قلیب میں ڈالیں تو اس کے اعضاء جوڑ سے اکھڑ گئے اس لئے اس کو وہیں مٹی میں دبا دیا گیا۔ حضرت ابن مسعود ؓ کا ارشاد کہ میں نے ان کو بدر کے کنوئیں میں پڑا ہوا پایا۔ باعتبار اغلب و اکثر کے لئے ہے۔ (نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری جلد اول)

ادوہ: سورہ لہب میں ابولہب کے عبرتناک انجام کا ذکر ہے۔ ابولہب کی طرح اس کی بیوی بھی حضور ﷺ کی بدترین دشمن تھی۔ چنانچہ ابولہب کے ساتھ ہی اس کے عبرتناک انجام کی خبر دی گئی اور بالکل اسی طرح ہوا جس طرح قرآن حکیم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

ترجمہ: ”اور اس کی جو رو بھی بد بخت ایندھن اٹھانے والی اس کے گلے میں مونج کی رسی ہوگی“۔ (جمال القرآن)

ابولہب کی بیوی کا ذکر ہو رہا ہے۔ پیر کرم شاہ الازہری لکھتے ہیں۔ اس کی بیوی کا نام اروہ تھا اور کنیت ام جمیل تھی۔ یہ ابوسفیان کی بہن تھی اور بھینگی تھی۔ اس کے دل میں حضور ﷺ کی عداوت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اسلام دشمنی میں یہ اپنے بد بخت خاوند سے کسی طرح پیچھے نہ تھی۔ اس کا مشغلہ یہ تھا کہ دن کے وقت جنگل میں نکل جاتی، خاردار لکڑیاں چنٹی رہتی اور گھٹیا باندھ کر اٹھلاتی اور رات کے وقت اس راستے میں ان کانٹوں کو بچھا دیتی جس سے گزر کر اللہ کا حبیب ﷺ اپنے پروردگار کی جناب میں سجدہ ریز ہونے کے لئے حرم کی طرف تشریف لے جاتے۔ جب یہ سورت (لہب) نازل ہوئی تو سن کر آگ بگولا ہو گئی اور اپنی مٹھیوں میں سنگریزے بھر کے حضور ﷺ کی تلاش میں نکلی کہ جہاں ملیں گے ان پتھروں سے خبر لوں گی۔ حضور ﷺ کعبہ کے پاس بیٹھے تھے حضرت ابو بکر صدیق ؓ حاضر خدمت تھے۔ انہوں نے جب اس کو آتے دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ام جمیل آرہی ہے اور یہ ضرور کوئی خباثت کرے گی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ مجھے نہیں دیکھ سکے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، وہ قریب آ کر حضور ﷺ کو نہ دیکھ سکی اور بڑبڑاتے ہوئے واپس چلی گئی۔ ارشاد فرمایا جس آگ میں اس کا گستاخ خاوند جلایا جائے گا اسی آگ میں وہ بھی جھونکی جائیگی۔

(ضیاء القرآن جلد پنجم صفحہ 707، الرحیق المختوم صفحہ 124 از مولانا صفی الرحمن مبارکپوری)

مسد، مونج، ام جمیل کے بارے میں خصوصی طور پر یہ الفاظ استعمال کرنے میں یہ راز ہے کہ وہ مکہ کے رئیس اعظم کی

بیوی تھی۔ اس کے گلے میں جواہرات کا گراں بہا ہار تھا اور وہ کہتی تھی کہ لات وعزلیٰ کی قسم میں موتیوں کے اس بیش قیمت ہار کو فروخت کر کے محمد (ﷺ) کی عداوت میں خرچ کروں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسی اکڑی ہوئی گردن میں جس میں آج بڑا قیمتی ہار ہے ہم مونج کی رسی ڈال کر اسے جہنم میں گھسیٹیں گے جو ستر گز لمبی ہوگی۔ بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ حسب معمول خاردار لکڑیوں کا گٹھاسر پراٹھائے ہوئے آرہی تھی وہ گٹھامونج کی رسی میں بندھا ہوا تھا۔ وہ ایک پتھر پر آرام کرنے کیلئے بیٹھ گئی وہ گٹھیا پیچھے ہٹ گیا اور رسی اس کے گلے میں حائل ہو گئی جس سے اس کا دم گھٹ گیا اور وہ مر گئی۔

(ضیاء القرآن جلد پنجم صفحہ 708 از پیر کرم شاہ الازہری)

علامہ اسماعیل حقی لکھتے ہیں

”ام جمیل کانٹے دار لکڑیاں جن کر گٹھڑی لاتی۔ ایک رات حسب دستور لکڑیاں لا رہی تھی، تھک گئی تو سستانے کے لئے ایک پتھر پر بیٹھی تو ایک فرشتے نے اسے پیچھے سے کھینچ کر نیچے گرا دیا۔ گٹھڑی کی رسی گلے میں پھانسی کا کام کر گئی۔ اس طرح اس کی جان نکلی اور مرتے ہی جہنم میں پہنچی۔“

(فیوض الرحمن ترجمہ روح البیان پارہ 30 صفحہ 615 از علامہ محمد فیض احمد اویسی)

عتبہ: بن ابی لہب بھی اپنے باپ اور اپنی ماں کی طرح حضور ﷺ کا بدترین دشمن تھا۔ اس کے عقد میں حضور ﷺ کی صاحبزادی تھی۔ اس نے رسول ﷺ کی دشمنی میں اسے طلاق دے دی۔ اس کے اس فعل سے نبی اکرم ﷺ کو رنج ہوا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اے اللہ! اس پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط فرما“۔ اس نے یہ واقعہ گھرا کر ابولہب کو سنایا۔ ابولہب اور اس کا یہ گستاخ بیٹا ایک قافلے کے ساتھ شام کو روانہ ہو گئے۔ ایک جگہ رات کو قیام کیا۔ ایک راہب نے اپنی عبادت گاہ سے آواز دی۔ لوگو! رات کو ہوشیار رہنا اس جگہ درندے بکثرت ہیں۔ ابولہب نے راہب کی یہ آواز سن کر کہا۔ ”اے قریش کے لوگو! میری مدد کرو، میں اپنے بیٹے پر (حضرت محمد ﷺ) کی دُعا سے ڈرتا ہوں۔“ ابولہب کی اپیل پر قریش یعنی اہل قافلہ نے تمام اونٹ عتبہ کے ارد گرد بٹھائے اور عتبہ کو ہر طرف سے محفوظ کیا، لیکن رات کو شیر آیا اور تمام اہل قافلہ اور اونٹوں کی قطار کو چیرتا ہوا سب کے چہروں کو سونگھ کر آگے چلتا گیا، یہاں تک کہ عتبہ تک پہنچ کر اس کا کام تمام کر دیا۔

(روح البیان پارہ 30 صفحہ 612 از علامہ اسماعیل حقی)

اس طرح عتبہ عبرتناک انجام سے دوچار ہوا۔ یوں دنیا میں رسوا ہو کر جہنم کی آگ کا ایندھن بنا۔

عتبہ بن ابی معیط: یہ شاتم رسول تھا۔ حضور ﷺ کی ہجرت کے وقت یہ بلند آواز سے یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔

یا راکب الناقة القصوى هاجرنا عما قبل نرانی راکب الفرس

اعلیٰ رمحیٰ فیکم ثم الیله والتسیف یاخذ منکم ملتیس

حضور ﷺ تک اس کے یہ اشعار پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللھم الیہ و بمنخرہ و اسرعه۔

میدان بدر میں اس کا گھوڑا سرکش ہو گیا۔ ایک صحابی نے اُسے گرفتار کر کے خدمت اقدس ﷺ میں پیش کیا۔ آپ ﷺ نے حکم دیا اس کا سر قلم کر دیا جائے۔ (شواہد النبوة صفحہ 125 از علامہ نور الدین عبد الرحمن جامی) (باقی آئندہ)

مرکز اہلسنت دارالعلوم دارالعلوم جامعہ غوثیہ واحدیہ فیض العلوم میانوالی میں دورہ تفسیر القرآن

فیضان نظر حضور مفسر اعظم پاکستان فیض ملت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہ

فیضان کرم پیر طریقت حضرت سلطان عبدالواحد شاہ نقشبندی

زیر سرپرستی پیر طریقت رہبر شریعت حضرت صاحبزادہ سید محمد منصور شاہ اویسی

دورانیہ، یکم تا ۲۵ شعبان المعظم مطابق ۳ تا ۲۷ جولائی ۲۰۱۱ء۔ اوقات صبح 30-7 تا 11 بجے۔ شام ظہر تا عصر

مفسرین کرام، صدر العلماء شیخ الحدیث علامہ محمد امیر احمد نوری جامعہ اویسیہ بہاولپور

جلگوشہ حضور فیض ملت حضرت علامہ صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی رضوی آستانہ اویسیہ بہاولپور

استاد العلماء علامہ مفتی محمد حسین علی چشتی صدر مدرس جامعہ مظہریہ ہندیال شریف

عقائد اہلسنت پر نوٹس تیار کرائے جائیں گے۔ اختتام پر طلباء طالبات کو اسناد و علماء اہلسنت کی کتب کا سیٹ دیا جائے گا۔

پاسبان مسلک رضا نابض قوم حضرت علامہ الحاج مفتی قبلہ ابوداؤد محمد صادق رضوی دامت فیوضا تھم ایک عرصہ سے بیمار ہیں قارئین کرام سے اپیل ہے کہ ان کی مکمل صحت کے ساتھ درازی عمر کی دعا کریں۔ (محمد فیاض احمد اویسی)

سراج الامة حضرت امام اعظم ابوحنیفہ

ولادت نام ونسب امام اعظم ابوحنیفہ کی ولادت ۸۰ھ میں عراق کے شہر کوفہ میں ہوئی۔ آپ کا نام نامی نعمان اور والد کا نام ثابت دادا کا فارسی نام زوطی اور اسلامی نام نعمان اور پردادا کا نام مرزبان ہے۔ امام اعظم کے آباؤ و اجداد فارسی النسل تھے۔ امام اعظم کے دادا زوطی کا بل میں رہائش پذیر تھے کا بل اس وقت ملک فارس کا حصہ تھا امیر المؤمنین سیدنا حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کے عہد خلافت میں مسلمان ہوئے اور آپ سے بے پناہ محبت و عقیدت کی بناء پر کا بل چھوڑ کر کوفہ میں سکونت اختیار کی۔ کوفہ میں ان کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام ثابت رکھا اور برکت کی دعا لینے کی غرض سے حضرت علی المرتضیٰ کی خدمت میں لے گئے آپ نے ثابت کے لئے دعا برکت فرمائی جس کا اثر یہ ہوا کہ ثابت رحمۃ اللہ علیہ شادی کی تو ان کے ہاں امام ابوحنیفہ پیدا ہوئے وہ زمانے میں مسلمانوں کے بڑے بڑے مذہبی و روحانی پیشواؤں کے بھی امام و پیشوا ہوئے اور قرآن و حدیث کے وہ راز ظاہر کر کے امت کے سامنے رکھ دیئے جن کو دیکھ کر بڑے بڑے مجتہد امام بھی عیش عیش کر اٹھے اور اس طرح رسول اللہ ﷺ کا فرمان پورا ہوا۔

”اگر دین ثریا کے ستاروں کے پاس بھی ہوگا تو فارس کا ایک شخص اسے وہاں سے بھی حاصل کر لے گا۔“

امام اعظم ابوحنیفہ نے جو نبی اس جہان رنگ و بو میں آنکھ کھولی تو اپنے آپ کو اسلامی علوم و فنون کے بہت بڑے مرکز کوفہ شہر میں پایا جہاں باب مدینۃ العلم حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے شاگردوں کے علوم و فنون کے سمندر ٹھاٹھیں مار رہے تھے۔

شرف تابعیت مشہور مؤرخ ابن خلکان کی روایت کے مطابق امام ابوحنیفہ نے علماء تابعین کے علاوہ چار جلیل القدر صحابہ حضرت انس بن مالک، حضرت عبداللہ بن ابی اوفی، حضرت سہل بن سعد ساعدی اور حضرت ابو طفیل بن واصلہ رضی اللہ عنہم کی زیارت سے فیضاب ہوئے۔ لیکن امام علاؤ الدین الحسکفی کی روایت کے مطابق آپ نے بیس صحابہ کرام کو پایا اور سات یا آٹھ سے درس حدیث بھی لیا۔ آئمہ مجتہدین میں سے صرف امام اعظم ابوحنیفہ تابعی ہیں۔

فقہ حنفی کی برتری کی قوی دلیل

علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری نے مرقاة شرح مشکوٰۃ میں امام اعظم ابوحنیفہ کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آئمہ اربعہ میں سے صرف امام ابوحنیفہ تابعی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام سے ملاقات اور شاگردی کا شرف عطا فرمایا اس سے فقہ حنفی کی فضیلت و برتری بھی ثابت ہوتی ہے کہ دیگر آئمہ نے صرف دلائل شرعیہ سے استفادہ

کیا لیکن امام اعظم ابوحنیفہ ؒ نے دلائل شرعیہ کے علاوہ شاگردان رسول ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عملی زندگی سے بھی استفادہ کیا۔

وصال بنو امیہ کے حکومت کے آخری دور میں امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کو قاضی القضاہ کا عہدہ پیش کیا گیا جسے قبول کرنے سے آپ نے انکار کر دیا۔ آپ کو جیل میں قید کر کے سخت قسم کا زہر پلا دیا گیا جس کے نتیجے میں علم و فضل کو یہ آفتاب 4 رجب المرجب 150ھ کو بغداد کی جیل میں ہمیشہ کے لئے غروب ہو گیا۔

”إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ“

اب فیصلے کا وقت آ گیا ہے

از سید زاہد حسین نعیمی

رابطہ نمبر 03465216458

اس خبر نے پوری قوم کو پریشان کر دیا کہ اتوار کی شب ساڑھے دس بجے دہشت گردوں نے بحریہ کی تنصیبات پر حملہ کر دیا ہے۔ انہوں نے شارع فیصل پر واقع بی ایس مہران کو نشانہ بنایا۔ حملہ آوروں نے لگائی گئی باڑ کو کاٹا، دیوار پھلانگ کر اندر داخل ہوئے اور ڈیڑھ گھنٹہ کی مسافت پیدل طے کی۔ دہشت گرد جدید اسلحہ اور ہیوی اسلحہ سے لیس تھے۔ انہوں نے نیوی کی آنکھ کبے جانے والے انتہائی قیمتی طیاروں کو تباہ کر دیا۔ پھر ایک عمارت پر قبضہ کر کے راکٹ لانچر کا استعمال کیا جس سے ایک طیارے کے تیل ٹینک کو آگ لگ گئی۔ یہ آپریشن 16 گھنٹے جاری رہا۔ 13 فوجی الہاکار شہید ہوئے، جبکہ چار دہشت گرد مارے گئے۔ بقول وزیر داخلہ رحمٰن ملک دو فرار ہونے میں کامیاب ہوئے۔ واقعہ کی ذمہ داری تحریک طالبان پاکستان کے ترجمان احسان اللہ احسان تحریک طالبان کی طرف سے قبول کی ہے۔ تحریک طالبان کے مطابق یہ افراد بیس کے قریب تھے جن میں سے پانچ ہلاک ہوئے ہیں، باقیوں کا علم نہیں یہ اسامہ بن لادن کی ہلاکت کا بدلہ ہے۔

میں نے اپنے گذشتہ کالموں میں اس کا اظہار کیا تھا کہ اسامہ بن لادن کی ہلاکت کے بعد القاعدہ اور تحریک طالبان نے جو بدلہ لینے کی دھمکی دی ہے وہ ضرور فوجی تنصیبات پر حملے کریں گے جس سے سب سے زیادہ نقصان ہماری عسکری قوت کا ہوگا اور اسامہ بن لادن کی ہلاکت کا خمیازہ نہ جانے کب تک ہمیں بھگتنا پڑے گا۔ گذشتہ کچھ عرصہ سے اب تک اگر

ہم غور کریں تو افواج پاکستان بحری، بری، فضائیہ اور سیکورٹی فورسز اور ہمارے حساس اداروں پر 121 حملے ہو چکے ہیں۔ سینکڑوں بے گناہ ہمارے جوان جام شہادت نوش کر چکے ہیں۔ دشمن ہے کہ اعلان کرتا ہے اور فوری کارروائی کر کے فرار ہونے میں کامیاب بھی ہو جاتا ہے۔ ہمارے سکیورٹی ادارے بالکل بے بس نظر آتے ہیں بلکہ وہ خود اس کا شکار ہو رہے ہیں۔

ہمارے سیاستدانوں، فوجی قیادت، اعلیٰ حکام نے بھی کبھی غور کیا کہ اتنے منظم اور منصوبہ بندی سے ہونیوالے دہشت گرد حملے کیسے ہو جاتے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ امریکا کیا کہتا ہے۔ ہمارے کچھ لوگ تو اسے خفیہ ایجنسیوں کے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں اور کچھ امریکا کے کھاتے میں، لیکن یہ کھوج لگانے کی کوشش نہ کی گئی کہ دہشت گردوں کی جاسوسی کا نیٹ ورک اتنا مضبوط منظم اور جدید ترین کیوں ہے؟ کہ ہمارے خفیہ ادارے بھی اُسے پکڑنے میں ناکام ہیں تو میری گزارش یہ ہے کہ ہمیں اب کھوٹے اور کھرے کا فیصلہ کر لینا چاہیے جب تک ہم حقیقت کو تسلیم نہیں کریں گے اور اس کے تدارک کی کوشش نہیں کریں گے ہم یوں ہی دہشت گردی کی بھیٹ چڑھتے رہیں گے۔

کراچی کے اس واقعہ کے بعد اب آنکھیں بند رکھنا اپنی ملکی سالمیت کو موت کی دعوت دینا ہے۔ چاہیے تو یہ تھا 10 اکتوبر 2009ء کو جی ایچ کیو پر جو منظم حملہ ہوا تھا اُسی وقت ہماری فوجی اور سویلین قیادت کو آستین کے سانپوں کو باہر نکال پھینکنا تھا تاکہ ایسی کالی بھیڑوں سے پاک آرمی اور عسکری اداروں اور سکیورٹی فورسز پاک ہو جائیں لیکن نہ جانے کیوں خاموشی اختیار کی گئی جس کا نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے۔ خدا نخواستہ دہشت گردوں نے آئندہ پھر کوئی ایسی بڑی کارروائی جسے ہمارے ادارے روکنے میں ناکام رہے تو پھر کیا ہوگا؟ اس لئے اچھے طالبان اور برے طالبان کی اصطلاح اب ختم کرنا ہوگی۔ طالبان صرف طالبان ہیں اور وہ دہشت گرد ہیں اور بس۔ اس حقیقت کا اعتراف اب بہت ضروری ہو چکا ہے اور سب سے اہم یہ کہ اب تک ہونیوالے دہشت گرد حملوں میں ان کو انتہائی اہم معلومات اندر سے دی گئی ہیں۔ ان کرداروں تک پہنچنا بہت ضروری ہے اور ان کے خلاف عبرتناک کارروائی کرنا ضروری ہے تاکہ قوم امن و چین کا سانس لے سکے۔ یہ صرف میری آواز نہیں، بلکہ پوری قوم کی آواز ہے۔

دشت پسندی کی تاریخیں اور تانے بانے خود فوج کے اندر جا ملتے ہیں جو ان کے اس اقدام کو اچھا سمجھتے ہیں۔ ہمارے ایک سپاہی سے لیکر اعلیٰ قیادت تک ان کے متعلق نرم گوشہ رکھتے ہیں۔ فوج کے اندر یہ شدت پسندی جنرل ضیاء الحق کے دور میں فوج میں آئی جب امریکا کی ایماء پر خود فوج کے اندر ایک مخصوص فکر کے لوگوں کو بطور خطیب، نائب خطیب اور امام بھرتی کیا گیا۔ پھر فوج کے زیر انتظام مساجد میں مخصوص درس کا سلسلہ جاری رکھا گیا۔ فوج کے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں اُسی

مخصوص فکر کے لوگوں کی کتابیں رکھی جانے لگی۔ فوجی جوانوں کو دین سکھانے کے لئے چلوں پر بھیج دیا جاتا رہا۔ میرے ایک جاننے والے نے بتایا کہ جب وہ حاضر سروس تھے تو ہمارے کمانڈر ایک میجر صاحب تشریف لائے جووردی نہیں پہنتے تھے، وہ پتلون لگانا حرام سمجھتے تھے۔ وہ صرف توب پہنتا تھا۔ فوجی ٹوپی کے بجائے عمامہ اور پاؤں میں ہوائی چپل پہنتے تھے۔ انہوں نے پی ٹی پر بیڈ ختم کر دی تھی۔ صرف نماز اور تسبیح پر زور دیتے تھے۔ فوجی ڈیوٹی سے بے نیاز کر دیا تھا۔ یہ واقعہ پندرہ سال پہلے کا ہے۔ آج صورتحال کیا ہوگی؟ حیرت ہے اعلیٰ فوجی قیادت نے نظریں کیوں بند رکھیں۔ انہی لوگوں کی فکر کے لوگ آج تحریک طالبان دیگر دہشت گرد کا لعدم تنظیموں سے وابستہ ہیں اور ان کی فوج میں رہتے ہوئے بھی ہمدردیاں انہی سے ہیں۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ کچھ عرصہ پہلے کراچی میں بالخصوص فرقہ پرست اور کا لعدم تنظیموں نے ایک منصوبہ بندی کے تحت کچھ لوگوں کو سیکورٹی فورسز میں بھرتی کرایا تھا جہاں وہ اپنے مقاصد کی تکمیل کرتے تھے۔ اسلئے یہ بات بھی ممکنات میں سے ہے کہ یہ سلسلہ پاک آرمی میں بھی موجود ہو جن کی ہمدردیاں ان دہشت گردوں سے ہوں، ورنہ یہ کیسے ممکن ہے کہ لیفٹیننٹ جنرل مشتاق احمد بیگ آئی اسپیشلسٹ ایم ایچ راولپنڈی جو انہی اپنے دفتر سے نکلے جی پی او کے پیچھے دھماکے میں شہید کر دیئے گئے۔ ضرور ان کے نکلنے کے وقت اندر سے کسی نے اطلاع دی ہوئی ہوگی کہ ڈاکٹر صاحب نکل چکے ہیں۔ دشمن گھات لگائے بیٹھا تھا اور وہ اس کا نشانہ بن گئے۔ یہ کوئی ایک واقعہ نہیں بلکہ گذشتہ عرصہ میں ہونے والے 121 حملوں پر اگر غور کیا جائے تو بالکل اسی سے مماثلت رکھتے ہیں۔ یہاں ہر ایک کی تفصیل ضروری نہیں۔ ہمارے کچھ لوگ اس کا اظہار کرنے سے کتراتے ہیں لیکن یہ حقیقت ہے جس سے آنکھیں چرا نا خود کو موت کی دعوت دینا ہے۔ جی ایچ کیو پر ہونیوالے حملے میں ایک شخص وہی نکلا تھا جو پہلے ملٹری ہسپتال لیبارٹری میں سروس دے چکا تھا۔ لیکن اگر جی ایچ کیو پر حملے کرنے والوں کو بے نقاب کر کے ان کو سزا دی جاتی تو نیوی کا یہ واقعہ پیش نہ آتا۔ ہمارے دانشوروں اور مذہبی رہنماؤں کو بھی سنجیدگی سے مسلک کی وابستگی سے بالاتر ہو کر وطن عزیز کی سلامتی کی فکر کرنا چاہیے۔ اسلئے اب وقت آ گیا ہے کہ آرمی چیف اشفاق پرویز کیانی فوج کے اندر اسے لوگوں کی چھانٹی کریں جن کا نظریاتی تعلق تحریک طالبان یا کا لعدم تنظیموں سے ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ طالبان کے حامی مدارس پر کڑی نظر رکھی جائے اور ان کو مانیٹر کیا جائے۔ مسجدوں میں قیام اور تبلیغ پر پابندی لگائی جائے اور صرف نماز، اذان تک پابند بنایا جائے۔ اگر ان اقدامات پر عمل کیا جائے تو دہشت گردی پر قابو پانے میں کافی حد تک مدد مل سکتی ہے۔

حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ کے مزار شریف پر ماہانہ تقریب

۱۵ جمادی الآخر ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۹ مئی بروز جمعرات بعد نماز عصر بر مزار حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان قدس سرہ ماہانہ ختم قادریہ شریف کے موقعہ پر خلیفہ بلا فصل افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کے یوم وصال کے حوالہ سے تقریب ہوئی جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے فاضل علامہ عاشق مصطفیٰ قادری نے حضرت مولانا قاری عبدالرؤف مہروی محترم جامعہ ہذا و خطیب جامع مسجد رشیدیہ ماڈل ٹاؤن اے بہاولپور کو تلاوت کلام مجید کے لیے دعوت دی نعت شریف محترم محمد اسلم قادری (مکرم سیرانی مسجد) نے پڑھی۔ علامہ امیر احمد نوری نقشبندی اولیٰ صدر مدرس جامعہ ہذا نے فضائل سید صدیق اکبر ؓ پر نہایت ہی جامعیت کے ساتھ گفتگو فرمائی اپنے خطاب میں انہوں نے اپنے مربی و محسن استاد حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ کی علمی یادوں کا ذکر نہایت ذوق سے کیا۔ ۲۰۰۴ء میں حج کے موقعہ پر مدینہ منورہ حضور فیض ملت قدس سرہ کے ساتھ مسجد نبوی شریف ملاقات اور مکہ مکرمہ میں دیکھے گئے اپنے ایک خواب کا ذکر کیا تو مجمع آبدیدہ ہو گیا علامہ عاشق مصطفیٰ القادری نے ختم قادریہ شریف کا ورد کرایا۔ نماز مغرب کے بعد اہلسنت کے ممتاز عالم دین حضرت علامہ پیر سید ظفر علی شاہ صاحب شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ غوثیہ لودھراں نے ”حضرت سیدنا صدیق اکبر عشق رسول ﷺ کے آئینہ میں“ جیسے اہم موضوع پر نہایت ہی مدلل و محقق خطاب فرمایا۔ اس تقریب میں جامعہ اویسیہ کے سابقین فضلاء کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ تقریب کا اختتام درود و سلام پر ہوا قاری نذیر احمد نقشبندی نے ختم شریف پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ جبکہ رانا حمایت اللہ اویسی اور ان کے بیٹے رانا محمد اقبال اویسی نے نگر شریف کا وسیع اہتمام کیا۔

حضور فیض ملت قدس سرہ کے وصال کے بعد جو رسائل رکتب شائع ہوئیں

محترم قارئین کرام حضور قبلہ فیض ملت مفسر اعظم پاکستان قدس سرہ کا وصال شریف ۱۵/رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ کو ہوا آپ نے چار ہزار کے قریب ۴۰ علوم و فنون پر اہل اسلام کی رہبری و رہنمائی کے لیے یادگار تصانیف تحریر فرمائیں آپ کی زندگی میں دو ہزار سے زائد کتب و رسائل شائع ہو چکے تھے جس سے خلق خدا رہبری و رہنمائی حاصل کر رہی ہے۔ آپ کے وصال کے بعد یہ سلسلہ جاری ہے انشاء اللہ تعالیٰ قام قیامت تک یہ جاری رہے گا۔ چند تالیفات جو حال ہی شائع ہوئیں ان کا مختصر تعارف۔

متعہ کی شرعی حیثیت مع آئینہ شیعہ نما

حضور مفسر اعظم پاکستان نے زیر نظر کتاب متعہ کے بارے نہایت ہی تحقیق فرمائی کہ متعہ کیا ہے؟ کتاب کے مقدمہ میں آپ نے لکھا ہے کہ شیعہ متعہ کے بارے کیا نظریہ رکھتے ہیں؟ متعہ کے لغوی، اصلاحی، شرعی معانی و مغایم کیا ہیں اہل تشیع کی مستند کتب تحفۃ العوام، مصباح المسائل، الروضۃ البہیہ مع شرح و مشقہ، جامع عباسی، تہذیب الاحکام، اصول کافی، فروع الکافی، ضیاء العابدین، الاستبصار، ذخیرۃ المعاد وغیرہم سے حوالہ جات لکھ کر متعہ کی حقیقت واضح فرمائی ہے۔ کتاب کے باب اول میں حرمت متعہ کے دلائل از کتاب اللہ کے ساتھ شیعہ کے اعتراضات اور ان کے رد کے عنوان سے ایک مضمون ہے جو لائق مطالعہ کتاب میں باب دوم میں حرمت متعہ از احادیث رسول ﷺ ہے۔ اس میں کئی فضلیں ہیں۔ آخر میں باب سوم ہے اس میں متعہ کے جواز پر شیعہ کے دلائل کا خوب محاسبہ فرمایا۔ متعہ کے حقائق معلوم کرنے کے لیے یہ کتاب ایک مکمل دستاویز ہے۔ اس کتاب پر تاریخ تصنیف حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ نے کہ لکھی کہ بہاولپور میں ۱۴ صفر المظفر ۱۳۹۴ھ مطابق ۹ مارچ ۱۹۷۷ء بروز ہفتہ پائے تکمیل کو پہنچی تقریباً ۳۰ سال قبل یہ کتاب پہلی بار مکتبہ اویسیہ بہاولپور نے شائع کی۔ حال ہی میں جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ اپریل ۲۰۱۱ء میں محترم محمد سرور اویسی (گوجرانوالہ) کی کاوش سے یہ نایاب کتاب دوبارہ شائع ہوئی اس کی تصحیح حضرت مولانا قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی (کاموکی) رانا محمد نعیم اللہ خان نے کی مضبوط رنگین جلد ہے۔

لباس رسول ﷺ مع احکام لباس

ہر عاشق کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ میں اپنے محبوب کی اداؤں کو اپنا ذیہ محبت کا تقاضہ بھی ہے کیونکہ محبوب کی ہر شے محبوب ہوتی ہے اس کتاب میں حضور مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہؒ نے اہل محبت کے لیے حضور نبی کریم ﷺ کے لباس مبارک کی تفصیلات تحریر فرمائی کہ آپ نے کس رنگ کے لباس کو زیادہ زیب تن فرمایا؟ آپ کا روزمرہ کا کیا لباس تھا؟ جمعہ وعیدین پر آپ نے کیا لباس پہنا؟ عمامہ شریف کیسے باندھتے تھے مختلف اوقات میں آپ نے کس رنگ کا عمامہ شریف باندھا۔ جنگی لباس کیسا تھا؟ جب عاشق صادق اپنے پیارے محبوب کریم روف و رحیم ﷺ کے لباس کی تفصیلات پڑھتا ہے تو اس ایک خاص کیفیت طاری ہوتی ہے۔ اس کتاب میں لباس پہنے کے احکام بھی تحریر کئے گئے ہیں۔ اس پر تاریخ تصنیف ۱۴۱۱ھ بروز اتوار درج ہے۔ آخر صفحات پر ”حضور مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہؒ اور تحفظ ختم نبوت“ کے عنوان سے محترم محمد احمد احسن کا مضمون بھی شامل ہے۔ حال ہی (جمادی الآخر ۱۴۳۲ھ مئی ۲۰۱۱ء) میں اسے محترم ابو حذیفہ محمد خالد اویسی (میانوالی) نے شائع کرایا رنگین ٹائٹل ہے بیرونی حضرات ۳۰ روپے کا ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ مکتبہ اویسی رضویہ بہاولپور

کاروکاری کی تباہ کاریاں

حضرت مفسر اعظم پاکستان قدس سرہ اس رسالہ آغاز میں تحریر فرماتے ہیں (۱) سندھ میں لڑکا لڑکی کے زنا کے ارتکاب پر دونوں کو قتل کر دیا جاتا ہے یہ ان کی غیرت کا مسئلہ ہے اور مسلمان وہ ہے جو غیور ہو بے غیرت دیوث کہلاتا ہے (۲) وڈیرے (سردار) جائیداد کی تقسیم کے خطرہ سے لڑکیوں کی شادی نہیں کراتے ممکن ہے بعض وڈیرے لڑکیوں کے غلط کام کرنے یا ویسے جائیداد کے خطرے سے لڑکیوں کو قتل کر دیتے ہوں چونکہ یہ دونوں حرکتیں معاشرے کے لیے ناسور ہیں ضرورت ہے کہ رسم کاروکاری کا ایسا قلع قمع کیا جائے کہ اس کا نام تصورات و خیالات سے مٹ جائے لیکن یہ کام حکومت کا ہے فقیر کے پاس قلم ہے اس سے جہاد تصور کر کے یہ رسالہ اہل اسلام کی خدمت میں حاضر ہے۔

اس رسالہ کا آغاز آپ نے (کراچی) باب المدینہ سے فرمایا جبکہ ۲۵ ذیقعد ۱۴۳۱ھ کو یہ اہم رسالہ مکمل فرمایا یہ رسالہ حضرت صاحبزادہ سید زین العابدین شاہ راشدی (لاڑکانہ سندھ) کی تحریک پر آپ نے تصنیف فرمایا جسے پہلی بار قطب مدینہ پبلشرز کراچی نے شائع کیا۔ جبکہ آپ کے وصال کے بعد مارچ ۲۰۱۱ء میں صوفی مختار احمد اویسی کے زیر اہتمام سیرانی کتب خانہ بہاولپور نے شائع کیا۔ اس کے صفحات 64 ہیں عام ہدیہ 55 روپے ہے۔

کیا بد مذہب سید نہیں؟

دور حاضرہ میں بعض نام نہاد بد عقیدہ بد مذہب اپنے آپ کو سید کہلاتے ہیں۔ زیر نظر رسالہ میں حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ نے قرآن و حدیث سے ثابت فرمایا ہے کہ بد مذہب اور سید یہ ضدین ہیں اس اہم ترین موضوع کو آپ نے ۲۶ شوال المکرم ۱۴۰۸ھ مطابق ۱۲ جون ۱۹۸۸ء بروز اتوار بہاولپور میں تصنیف فرمایا۔ جسے آپ کے خلیفہ مجاز حضرت صاحبزادہ سید محمد منصور شاہ اولیٰ سجادہ نشین آستانہ عالیہ واحد جامعہ فیض العلوم میانوالی نے شائع کرایا۔ اب حال ہی میں دوسری بار شائع ہوا کل صفحات 32 ہیں عام ہدیہ 25 روپے ہے۔

دل کی چالیس بیماریاں اور ان کا علاج

حضور نبی کریم ﷺ نے کارشاد گرامی ہے کہ قلب المؤمن عرش اللہ کہ مومن کا دل اللہ کا عرش ہے۔ دوسرے مقام پر فرمایا کہ انسانی جسم میں گوشت کا ایک ٹوٹھڑا (دل) ہے اگر وہ صحیح ہو تو سارا جسم صحیح ہے اگر اس میں خرابی ہو سارا جسم خراب ہے (اوکما قال) یقیناً دل اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کا مرکز ہے اور شیطانی حملہ بھی دل پر زیادہ ہوتا حضور فیض ملت قدس سرہ نے زیر نظر کتاب دل کی چالیس بیماریاں ان کا علاج پر تفصیل کے ساتھ تحقیق فرمائی ہے۔ راہ سلوک کی منزلیں طے کرنے والے حضرات کے لیے انمول تحفہ ہے ویسے عوام و خواص کے لیے نسخہ نایاب ہے۔ یہ کتاب حضور فیض ملت قدس سرہ نے حضرت مفکر اسلام الحاج پروفیسر محمد حسین آسی صاحب علیہ الرحمۃ (شکر گڑھ) ایک مکتوب کے جواب میں تحریر فرمائی (جس میں انہوں نے دل چالیس بیماریاں گنوا کر علاج دریافت کیا) اس کی تاریخ تالیف ۱۳ رجب المرجب ۱۴۱۱ھ ہے۔ اسے پہلی بار مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور نے جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ / اپریل ۲۰۱۱ء میں شائع کیا گیا ہے۔ اس کی ضخامت 248 صفحات ہیں۔ عام ہدیہ 150 روپے ہے۔

اذان کے بعد درود و سلام پڑھنا کیسا؟

اذان کے بعد درود و سلام پڑھنا نہایت ہی مستحسن عمل ہے دور حاضرہ میں تو بہت زیادہ ضروری ہے کیونکہ نجدی اور اس کے ہمنوا اس کو بدعت کہہ کر کروڑوں اہل محبت کے قلوب پر نمک پاشی کرتے ہیں۔ بد قسمتی سے پاک و ہند میں مساجد جھگڑے اذان کے ساتھ درود و سلام پڑھنے پر اٹھتے ہیں نوبت تھانہ کچہری تک جا پہنچتی ہے ہمارے بہاولپور میں تو اکتوبر ۲۰۰۰ء میں اذان کے وقت درود و سلام پڑھنے پر جماعت اسلامی، دیوبندیوں نے ہائی کورٹ لاہور بیچ میں کیس کر دیا اللہ

تعالیٰ جزاء خیر دے حج صاحبان کو انہوں نے اذان کے وقت درود و سلام پڑھنے کی نہ صرف اجازت دی بلکہ معترین کو ہمیشہ کے لیے ایسا کیس کرنے پابندی عائد کر دی (مکمل کیس کی فائل موجود ہے) اس رسالہ میں حضور مفسر اعظم پاکستان فیض مجسم رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت ہی تحقیق کے ساتھ ثابت فرمایا کہ اذان کے بعد درود و سلام پڑھنا نہ صرف جائز بلکہ بہت زیادہ اجر و ثواب کا موجب ہے۔ اس رسالہ کا ہر سنی کے پاس ہونا ضروری ہے۔ یہ رسالہ حضور فیض ملت قدس سرہ نے ۱۷ صفر المظفر ۱۳۹۵ھ / ۳ مارچ ۱۹۷۵ء بروز اتوار بعد نماز ظہر دارالتصنیف دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں مکمل فرمایا جسے عطاری پبلشرز کراچی نے شوال المکرم ۱۴۲۳ھ مطابق دسمبر ۲۰۰۲ء میں شائع کیا۔ جبکہ آپ کے وصال کے بعد مارچ ۲۰۱۱ء میں محمد بلال نقشبندی کے زیر نگرانی دارالعلوم ضیاء النبی ہاؤسنگ کالونی ننگانہ صاحب سے شائع ہوا۔

تعارف کتب

حقوق اولاد کا مختصر بیان

اوضح الطريق فی اثبات افضلیۃ سیدنا صدیق

دونوں رسالے انجمن احباب اہلسنت کے سلسلہ تبلیغ سمیل ہدایت نے شائع کئے ہیں۔ دونوں کے لیے سولہ روپے کا ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ ابوالکرم احمد حسین قاسم الحیدری سہنہ آزاد کشمیر

دعا بعد نماز جنازہ کا ثبوت

موضوع نام سے ظاہر ہے۔ ۸ روپے کا ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ مولانا محمد حنیف اختر محلہ غریب آباد خانیوال۔

جشن عید میلاد النبی ﷺ و جلوس کی شرعی حیثیت

قاری عبدالرحمن نقشبندی فاضل جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کی تصنیف ہے صرف ۸ روپے کا ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ پتہ۔ ادارہ صراط مستقیم جامعہ غوثیہ کھروڑ پکا ضلع لودھراں۔

آہ محترم غلام نبی گوہر ایڈوکیٹ

مورخہ ۱۳ جمادی الآخر ۱۴۳۲ھ ۱۶ مئی ۲۰۱۱ء شب پیر شریف کو جناب محترم غلام نبی گوہر صاحب ایڈوکیٹ سپریم کورٹ (بہاولپور) اللہ کو پیارے ہوئے موصوف حضور فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کے وفادار ساتھی تھے حضور فیض ملت قدس سرہ کے خلاف مذاہب باطلہ کی طرف سے آئے روز مختلف عدالتوں میں مقدمات کی پیروی محض رضائے الہی کے لیے کیا کرتے تھے۔ حضور فیض ملت قدس سرہ کی ذاتی ڈائریوں سے جو معلومات حاصل ہو سکیں وہ یہ ہیں کہ ایک وقت میں آپ پر دیوبندی، وہابی، شیعہ و دیگر مسالک کی طرف سے درجنوں مقدمات مختلف عدالتوں (تھانہ، کچہری، سول کورٹ، ہائی کورٹ، سپریم کورٹ، مارشل) میں چلے محترم گوہر وکیل صاحب نے حضرت فیض ملت نور اللہ مرقدہ کی خدمت آ کر عرض کیا حضور آپ اپنی تدریس، تقریر، تصانیف کا سلسلہ جاری رکھیں ہم تمام عدالتوں کا سامنا کریں گے بہاولپور کی تاریخ گواہ ہے کہ حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ کی گرجدار آواز سے مذاہب باطلہ کی قلعوں میں دراڑیں پڑیں ان مذہبی بہروپیوں کے چہروں سے آپ نے نقاب ہٹایا عوام الناس نے ان کے مکروہ چہرے دیکھے تو ان کے مدارس و مساجد کی رونق ماند پڑنے لگیں تو انہوں نے آپ کو پریشان کرنے کے لیے جھوٹے پرچے کرائے آپ کی تصانیف پر پابندیاں عائد کرانے کے لیے سول کورٹ سے لیکر سپریم کورٹ تک درخواستیں دیں محترم غلام نبی گوہر صاحب ان تمام مقدمات کے جوابات تیار کر کے عدالتوں میں جا پہنچے۔ کسی کیس میں ضمانت کرا کے آتے تو کئی کیس خارج ہو جاتے تو وہ عموماً مجتہد المبارک کو حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ کی خدمت حاضر ہو کر عدالتی رپورٹ عرض کرتے تو آپ انہیں ڈھیروں دعاؤں سے نوازتے اور خطبہ جمعہ میں سامعین کو فرماتے کہ میرے گوہر وکیل کے لیے دعا کرو یہ فقیر کا مخلص ساتھی ہے اور فقیر کی طرف سے ہر عدالت میں حاضر باش ہوتا ہے بعض اوقات محترم گوہر صاحب عدالتی مقدمات میں بحث و تکرار کی تفصیلات سنا کر ہم سب کو ورطہ حیرت میں ڈال دیتے ان کی خوبصورت یادیں اور مختلف عدالتوں میں جج صاحبان کے سامنے کی گئی باتیں شاعر اہلسنت محترم خلیل احمد خلیل فریدی نے جمع کئے ہوئے ہیں بہت ساری یادیں ان کے ذہن میں محفوظ ہیں ہمارے کہنے پر ان تمام دلچسپ اور مفید یادوں کو وہ قرطاس ابیض پر منتقل کر رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ، سوانح حضور مفسر اعظم پاکستان کے صفحات میں شامل ہو گئی۔

ان کا نماز جنازہ مرکزی جنازگاہ (چوک فوارہ) بہاولپور میں راقم الفقیر القادری محمد فیاض احمد ایسی نے پڑھایا جنازہ میں علماء و مشائخ کرام و کلاء حضرات سول کورٹ، ہائی کورٹ کے جج صاحبان اور معززین شہر کثیر تعداد میں شریک ہوئے

ان کا آخری دیدار کرایا گیا سنت مصطفیٰ کریم ﷺ سے سجا ہوا چہرہ پر نور تھا لبوں پر مسکراہٹ تھی انہیں جامع مسجد سیرانی شریف کے عقب میں حضرت نور شاہ بخاری علیہ الرحمہ قبرستان میں دفنایا گیا اس طرح وہ فوت ہونے کے بعد بھی سیرانی مسجد کے ساتھ اپنی نسبت جوڑ گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے صاحبزادہ محمد طارق ایڈوکیٹ مع تمام اہل خانہ سے ہم تمام بھائیوں اور جامعہ اویسیہ رضویہ کے مدرسین و منتظمین نے تعزیت۔ جبکہ سیرانی مسجد میں جمعۃ المبارک کے موقعہ پر ان کے ایصال الثواب کے لیے فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا گیا۔

(غمزدہ مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض اویسی)

مولانا حکیم حافظ احمد خان سلطانی

(بوڑا نہ والہ ضلع خوشاب) کے انتقال کی خبر ان کے برادر محترم حضرت مولانا محمد خان سلطانی نے دی موصوف حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ کے شاگرد رشید اور حضرت قبلہ خواجہ فقیر سلطان علی صاحب علیہ الرحمہ (شاہ والہ شریف) کے پیارے مرید تھے وہ خوش الحان مقرر اور حاذق حکیم تھے۔ ۹ مئی ۲۰۱۱ء پیر شریف صبح ۳۰-۴ بجے کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے واصل باللہ ہوئے۔

☆ قاری محمد حنیف اویسی بستی مڑل نور پور بہاولپور کا انتقال ہوا۔

☆ الحاج شیخ مختار احمد سہو (رکس ڈیرہ بکھا بہاولپور) کے چچا حاجی شیخ منظور احمد فوت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تیرانام

جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے فاضل علامہ قاری عبدالرحمن نقشبندی مدرس جامعہ غوثیہ کہروڑ پکا نے حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان قدس سرہ کے علمی خدمات پر ایک جامع مقالہ لکھے ہیں۔ اس کے ابتدائی صفحات یہ شعر لکھے۔

تیرے علمی کارنامے بخشیں گے تجھ کو دوام
آب زریں سے لکھے گا کل مؤرخ تیرانام
تو نے نسل نو بخشا ہے شعور علم و فن
ہے تیری ذات گرامی، لائق صد احترام